قادیانیت اور سیاسیات

پروفیسر محمد الیاس برنی ایم اے
سابق صدر شعبہ معاشیات
جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

★

اخذ و ترتیب :- محمد سعد سراجی موسیٰ زئی

قادیانیت بڑی حد تک ایک سیاسی تحریک ہے۔ یہ تحریک انگریزوں کی سرپرستی میں جاری ہوئی اور خوب پھلی پھولی۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی صاحب فخریہ اقرار بلکہ اعلان کرتے ہیں کہ قادیانی جماعت سرکار انگریزی کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اور واقعی انگریزوں نے بھی اس پودے کی خود آبیاری کی۔ انگریزوں کی غرض یہ تھی کہ قادیانیت پھیلے تو خود قرآن اور رسالت کی اساس پر مسلمانوں میں نفاق شقاق اور افتراق پھیلے اور ملت اسلامیہ کا رہا سہا اتحاد پاش پاش ہو جائے۔ پھر قادیانی تعلیم کے بموجب جہاد بالسیف منسوخ ہو جائے، حتیٰ کہ قادیانی تمناؤں اور دعاؤں کے بموجب انگریز اسلامی ممالک پر قابض ہو جائیں، حکمران بن جائیں اور ان کے سایہ عاطفت میں وہاں قادیانیت فروغ پائے۔ جیسے کہ ہندوستان میں انگریزی سرپرستی سے قادیانیت کو فروغ حاصل ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون — چنانچہ اسکی تفصیل ذیل میں پیش ہوگی۔

خود مرزا قادیانی صاحب تحریک (قادیانیت) کا سرکار انگریزی کے ساتھ کیسا تعلق سمجھتے ہیں۔ صرف چند اشارات ملاحظہ ہوں۔ خوشامد نجاجت کسی بات میں بھی تکلف نہیں اور تکلف کی گنجائش بھی نہیں۔ جبکہ بقول مرزا قادیانی صاحب قادیانی جماعت سرکار انگریزی کی نمک پروردہ ہے۔ اور نمک حلالی کی اہمیت بہر صورت مسلّم ہے۔

میری اس درخواست سے جو حضور کی خدمت میں مع اسماء مریدین روانہ کرتا ہوں۔ مدعا یہ ہے کہ اگرچہ میں ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض صدق دل اور اخلاص اور جوش وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کے لئے کی ہیں۔ عنایت خاص کا مستحق ہوں۔

صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے

ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خودکاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم و احتیاط سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے ؎ کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت کی نظر سے دیکھیں ؎

ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا۔ اور نہ اب فرق ہے ؎

لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایت اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تاکہ ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دیدہ دلیری نہ کر سکے ؎ اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں ؎

(۱) خان صاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ جن کے خاندان کی خدمات گورنمنٹ عالیہ کو معلوم ہیں ؎

(درخواست بحضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر دام اقبال، منجانب خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان مورخہ ۲۴ / فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم ۔ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی

(۲) نمک پروردہ جماعت :۔۔۔ غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہیں ؎ اور زیادہ لوگ جو میرے اقارب اور خدام میں سے ہیں۔

۱؎ اشارے کی خوب کہی۔ ۲؎ ایک خاص عنایت و مہربانی کی نظر۔ ؟ عاقل را اشارہ کافیست۔

۳؎ البتہ اللہ کی راہ میں جہاد بالسیف خاص کر انگریزوں کے مقابل مرزا قادیانی صاحب کے نزدیک منع اور حرام ہے۔ اللہ رے دنیاداری۔

۴؎ مقطع کا بند قادیانی سخن سازی کا اچھا نمونہ ہے۔

۵؎ تاکہ معاملات میں سرکار ان کا خاص خیال رکھے۔

۶؎ اس فہرست میں ۳۱۶ مریدوں کے نام ہیں۔

۷؎ نمک پروردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ! یہی قادیانی جماعت کی مختصر مگر جامع تعریف ہے۔

ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد علماء کی ہے جنہوں نے میری اتباع میں اپنے وعظوں سے ہزاروں دلوں میں گورنمنٹ کے احسانات جما دئے ہیں اور میں مناسب دیکھتا ہوں کہ ان میں سے چند مریدان کے نام بطور نمونہ[۸] آپ کے ملاحظہ کیلئے لکھ دوں[۹]

درخواست بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ

منجانب خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۔ مورخہ ۲۴ر فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ

تبلیغ رسالت جلد ہفتم مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی

(۳) جہاد کے مخالف :۔ میں نے صدہا کتابیں جہاد کے مخالف تحریر کرکے عرب اور مصر اور بلاد شام اور افغانستان میں گورنمنٹ (انگریزی) کی تائید میں شائع کی ہیں۔ کیا آپ نے بھی ان ملکوں میں کوئی ایسی کتاب شائع کی[۱۰] باوجود اس کے میری یہ خواہش نہیں کہ اس خدمت گذاری کی گورنمنٹ کو اطلاع دوں یا اس سے کچھ صلہ مانگوں جو انصاف کی رو سے اعتقاد تھا وہ ظاہر کر دیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد چہارم حاشیہ صفحہ ۲۶

مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی

(۴) میری تلوار (گورنمنٹ برطانیہ) بحضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں وہ مہدی موعود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے۔[۱۲] جن کے مقابلے میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی[۱۳] اب غور کرنے کا مقام ہے کہ ہم احمدیوں کو اس فتح (بغداد) سے کیوں خوشی نہ ہو[۱۴] عراق عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں[۱۵]

---

[۸] گویا خود کاشتہ نمونے کا پھل۔

[۹] مریدوں کے ناموں کی سرکار کو اطلاع دینا بہت ضروری ہے تاکہ حسب درخواست ان پر "ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر" رہے۔

[۱۰] خدا نہ کرے مسلمان اس طرح دین فروشی پر اتر آئیں۔

[۱۱] مرزا قادیانی صاحب نے اشتہار شائع کر دیا گورنمنٹ کو ہرگز اطلاع نہیں دی ۔۔۔۔ رہا صلہ کا سوال سو اس کی بابت گوناگوں رنگ میں متعدد درخواستیں موجود ہیں جو کہیں کہیں تو دادی سے تجاوز کر گئی ہیں۔

[۱۲] گورنمنٹ برطانیہ مرزا قادیانی صاحب کی تلوار ہے یا خود مرزا صاحب گورنمنٹ برطانیہ کی تلوار ہیں کہ اسلام کا خون ہو۔ [۱۳] یعنی سرکار برطانیہ کی زیر حمایت مرزا قادیانی صاحب کے مقابل علماء اسلام کی کچھ نہیں چلتی۔

[۱۴] ضروری خوشی ہونی چاہئے کہ مرزا قادیانی صاحب کی دعاؤں کی برکت سے بغداد شریف انگریزوں کے ہاتھ آگیا۔

[۱۵] یعنی اسلامی ممالک میں ہر جگہ سرکار برطانیہ کا دور دورہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ قادیانی سیاسی جذبہ کا یہی عروج ہے یعنی برطانیہ کی غلامی۔ نعوذ باللہ

بہرحال جب سرکار انگریزی کی تائید کے آثار قادیانی معاملات میں ظاہر ہونے لگے تو دنیا طلب لوگ جو بالعموم دین کی اہمیت کم سمجھتے ہیں، ترقی کے شوق میں قادیانیت پر گرنے لگے۔ کہ گویا زندگی کی کشمکش، خاص کر سرکاری ملازمتوں، سرکاری ٹھیکوں میں اور دوسری سرکاری کارروائیوں میں ان کا میدان اور ہموار ہو گیا اور ہر طرف سرکاری محکموں میں قادیانی صاحبان کی آؤ بھگت ہونے لگی۔ چنانچہ دنیا طلب لوگ کس طرح قادیانیت کیطرف لپکے اس کی کیفیت خود مرزا قادیانی صاحب کی زبانی مختصراً قابل شنید ہے:

"ہمارے گروہ میں عوام کم اور خواص زیادہ ہیں۔ اس گروہ میں بہت سے سرکار انگریزی کے ذی عزت عہدہ دار ہیں۔ جو ڈپٹی کلکٹر اور اسسٹنٹ کمشنر اور تحصیلدار وغیرہ معزز عہدوں والے آدمی ہیں[1] ایسا ہی پنجاب اور ہندوستان کے کئی رئیس اور جاگیردار اور اکثر تعلیم یافتہ ایف اے اور بی اے اور ایم اے اور بڑے بڑے تاجر[2] اس جماعت میں داخل ہیں۔ غرض ایسے لوگ جو عقل اور علم اور عزت واقبال رکھتے تھے یا بڑے بڑے عہدوں پر سرکار انگریزی کیطرف سے مامور تھے یا رئیس جاگیردار اور تعلقہ دار اور نوابوں کی اولاد تھے۔ اور ہندوستان کے قطبوں اور غوثوں کی نسل سے تھے، جن کے بزرگوں کو لاکھوں اعلیٰ درجہ کے ولی اور قطب سمجھتے تھے وہ لوگ اس جماعت میں داخل ہوئے اور ہوتے جاتے ہیں[3]"

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اعلان زیر عنوان "تزک احمدی" مندرجہ
اخبار الحکم قادیان خاص نمبر جلد (۲۷) نمبر ۱/۱۹ مورخہ ۲۱/۲۸ مئی ۱۹۳۴ء

حاصل کلام یہ کہ سیاسیات کے تعلق سے قادیانیوں اور انگریزوں میں تو چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یا ساتھ تھا۔ لیکن ہندوستان میں ہندو بھی سیاسی اعتبار سے قادیان تحریک کو اپنے مطلب کے موافق سمجھے اور سیاست داں ان کی تائید کرتے تھے، چنانچہ چند سال ہوئے، حال ہی کا مشہور تاریخی واقعہ ہے کہ

---

[1] جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ واقعی سرکار کی خوشنودی حاصل کرنے کا یہ بھی ایک مجرب نسخہ تھا۔ اس کے بعد رئیسوں کو، جاگیرداروں کو اور بالآخر نوجوان تعلیم یافتہ جو تلاش معاش اور حصول ملازمت پر مجبور تھے ان کو بھی قادیانیت میں کاربراری اور کامیابی کا راستہ سہل اور قریب نظر آیا۔ چنانچہ وہ بھی اس راستہ پر پڑ لئے ورنہ نفس دین سے ان کو جو دلچسپی ہو سکتی ہے معلوم ہے۔ خدانخواستہ سب پر یا اکثر پر تو نہیں، البتہ بہت سی کمزور طبیعتوں پر یہی دور گزر گیا۔ اللہ تعالیٰ پھر ہدایت فرمائے۔

[2] ایسے تاجر جن کے سرکار سے کاروباری معاملات رہتے ہیں۔

[3] آخر میں قطبوں اور ولیوں اور غوثوں کی اولاد کا مبالغہ بلکہ غلو بھی ظاہر ہے۔

آنریبل پنڈت جواہرلال نہرو بالقابہ نے قادیانیت کی تائید کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اور ڈاکٹر سر محمد اقبال سے بحث تک نوبت آئی۔ یہ بحثیں رسالوں اور اخباروں میں شائع ہو چکی ہیں۔ یہاں ان کی گنجائش نہیں۔

قادیانی صاحبان پنڈت جی کی اس حمایت اور طرفداری سے بہت خوش ہو گئے اور جب پنڈت جی ۲۹ مئی ۱۹۳۶ء کو لاہور تشریف لائے تو قادیانی صاحبان نے دل کھول کر گرمجوشی سے ان کا اسٹیشن پر استقبال کیا چنانچہ ذیل میں مختصر کیفیت قابل ملاحظہ ہے۔

والی کوششوں کو ملیامیٹ کرنے کے لئے دشمنانِ اسلام نے بابی اور بہائی مذہب پیدا کئے اور اب کانگریس اس غرض سے قادیانی یا محمودی مذہب کی پیٹھ ٹھونک رہی ہے۔ مگر مسلمان جب تک ارضِ حرم کے اندر ہے۔ زندہ ہے، جب بھی وہ اس سے باہر قدم رکھے گا وہ دشمنانِ اسلام کا شکار ہو جائے گا۔

از حریم کعبہ چوں آہو رمید   ناوک صیاد پہلویش درید

قادیان کو ارضِ حرم بنا کر، مکہ معظمہ کی چھاتیوں کے دودھ کو خشک بنا کر، مسلمانوں کو تکفیر کی چھری سے ذبح کر کے کوئی شخص اسلام کی خدمت نہیں کر سکتا۔ بلکہ ساری باتیں دشمنانِ اسلام کی عین خواہش اور انتہائی تمنا ہیں۔ جسطرح یہود نے بیت المقدس سے منہ موڑ کر سماریہ کو قبلہ بنایا اور برباد ہوئے اور ہوتے رہیں گے۔ اسی طرح کوئی مسلمان بھی ارضِ حرم کے مقابل قادیان کو قبلہ بنا کر نہ صرف عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ بلکہ زندہ بھی نہیں رہ سکتا، یہی وجہ ہے کہ قادیان کی ان خانہ برانداز کوششوں میں ہندو اور کانگرس برابر کا حصہ لے رہے ہیں۔ مسجد نبوی کے مقابل ایک اور مسجد ضرار کی تعمیر میں مدد معاون و مددگار ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر شنکر داس نے اخبار بندے ماترم میں لکھا:

ہندوستانی قوم پرستوں کو اگر کوئی امید کی شعاع دکھائی دیتی ہے تو وہ احمدیت کی تحریک ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمان جس قدر احمدیت کیطرف راغب ہوں گے۔ اسی طرح قادیان کو مکہ تصور کرنے لگیں گے۔ اور آخرکار قوم پرست بن جائیں گے۔ مسلمانوں میں، اگر کوئی عربی تہذیب اور پان اسلامزم کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ تو وہ یہی احمدی تحریک ہے۔ (جس سے ڈاکٹر کی مراد موجودہ محمودی تحریک ہے۔)

جس طرح ایک ہندو کے مسلمان بن جانے پر اسکی شردھا (عقیدت) رام کرشن، گیتا اور رامائن سے الگ ہو کر حضرت محمد صاحب قرآن مجید اور عرب کی بھومی (ارضِ حرم) پہ منتقل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح

۱۹؎ سچ پوچھیے تو یہ لاہوری جماعت کی تاویل ہے، ورنہ ڈاکٹر صاحب کی صراحت پوری قادیانیت چسپاں ہوتی ہے۔

جب کوئی مسلمان احمدی (محمودی) بن جاتا ہے تو اس کا زاویہ نگاہ بھی بدل جاتا ہے۔ حضرت محمدؐ میں اسکی عقیدت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور جہاں پہلے اس کی خلافت عرب میں تھی اب وہ قادیان میں آ جاتی ہے۔ ایک احمدی خواہ وہ دنیا کے کسی گوشہ میں بھی ہو روحانی تشنگی حاصل کرنے کے لئے وہ اپنا منہ قادیان کیطرف کرتا ہے۔ (اخبار بندے ماترم) پس کانگریس اور ہندو دنیا مسلمانوں سے کم ازکم جو کچھ چاہتی ہے وہ یہ ہے کہ اس ملک کا مسلمان اگر ہر دوار نہیں تو قادیان کی جاترا (زیارت) کرے۔[۲۰]

ہندو اخبارات اور پولیٹکل لیڈروں کے یہ خیالات ہندوستان کے مسلمانوں کو وضاحت سے بتا رہے ہیں کہ گذشتہ دنوں قادیانی ہٹلر[۲۱] اور کانگریس کے جواہر[۲۲] میں جو چھپنا چھپوٹوں ہو رہی تھی[۲۳] وہ اس سمجھوتہ کی بنا پر تھی کہ محمود (خلیفہ صاحب قادیان) مسلمانوں کی اس قوت کو توڑنے کیلئے کیا کرے گا۔ اور کانگرس اس کے معاوضے میں کیا دے گی۔

قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور
جلد ۲۷، ۶۹ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۴۵ء

---

[۲۰] گویا ہندوستان کے باہر حرمین شریفین کے ساتھ عقیدت کا تعلق نہ رہے۔
[۲۱] یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی آنجہانی۔
[۲۲] آنریبل پنڈت جواہر لال نہرو آنجہانی۔
[۲۳] یعنی سرگوشی ہو رہی تھی۔
[۲۴] کیا چکر تھا۔ نعوذ باللہ۔

خوبصورت اور دیدہ زیب ملبوسات کے لئے
ہمیشہ یاد رکھئے
الیف پی ٹیکسٹائل ملز لیمیٹیڈ۔ جہانگیرہ روڈ
فون ۱۰۱ ۱۷۶ (نوشہرہ)
تار :- FPTEX اللہ بخش کالونی